25 جولائی 2016ء

قلمزد قرضوں کے متعلق 23 جولائی 2016ء کو شائع ہونے والی گمراہ کن پریس رپورٹس پر اسٹیٹ بینک کی وضاحت

بینک دولت پاکستان اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ 23 جولائی 2016ء کو بعض اخبارات میں بینکوں/ ڈی ایف آئیز کی جانب سے ''گذشتہ 30 برسوں کے دوران معاف کیے گئے قرضوں'' کے متعلق شائع ہونے والی رپورٹیں گمراہ کن اور حقائق کے منافی ہیں۔

اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ مدت کے دوران 50 ملین روپے یا اس سے زائد رقوم کے قلمزد قرضوں/ معاف کیے گئے مارک اپ اور دیگر چارجز کی مجموعی رقم 171 ارب روپے بنتی ہے نہ کہ 430 ارب روپے، جیسا کہ اخبارات میں لکھا گیا ہے۔

اسی طرح، گذشتہ 3 برسوں کے دوران بینکوں/ ڈی ایف آئیز کے قلمزد قرضوں/ مارک اپ و دیگر چارجز کی معافی کی مجموعی رقم 20 ارب روپے ہے نہ کہ 280 ارب روپے۔ سال 2013ء میں قلمزد رقم 5.91 ارب روپے، 2014ء میں 4.518 ارب روپے اور سال 2015ء میں رقم 9.815 ارب روپے بنتی ہے جو کہ اخبارات میں لکھی گئی مبالغہ آمیز رقوم سے بہت مختلف ہیں۔

اخبارات نے بینکوں کی جانب سے رقوم کی قلمزدگی کو بینکوں کی جانب سے معاف کیے گئے اصل زر، مارک اپ اور دیگر چارجز کی تفصیلات دیکھے بغیر عمومی انداز میں رپورٹ کیا ہے۔

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ پاکستان میں آپریٹ کرنے والا بینکاری شعبے کا 80 فیصد سے زائد نجی شعبے کی ملکیت میں جبکہ بقیہ سرکاری شعبے میں ہے جسے ضروری رہنمائی اور نگرانی ان کے متعلقہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے دی جاتی ہے۔ مالی اداروں کو اپنی بہترین کوششوں کے باوجود ایسے قرضے قلمزد کرنا پڑتے ہیں جو جائز کاروباری وجوہات کے سبب ناقابل بازیابی ہوں جیسے منفی کاروباری سائیکل، خراب معاشی حالات، پالیسی میں تبدیلی، عالمی ماحول وغیرہ۔ بینکوں کی جانب سے قرضوں کو قلمزد کیا جانا دنیا بھر میں ایک روایتی مشق ہے اور صرف پاکستان میں ہی نہیں ایسا کیا جاتا۔ اسٹیٹ بینک کے پروڈنشیل ریگولیشنز کے تحت بینکوں کو ان کے قرضوں کے نقصانات کے لیے رقوم مہیا کرنا پڑتی ہیں اور غیر فعال قرضوں کے 80 فیصد سے زائد کے لیے مکمل رقوم مہیا ہوتی ہیں۔

مزید برآں، شفافیت کے لحاظ سے بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو اپنے شائع شدہ مالی گوشواروں میں اپنے 0.5 ملین روپے یا اس سے زائد کے قلمزد قرضوں کی تفصیلات افشا کرنا ہوتی ہیں۔

****